ڈیڑھ ماہ کے بچے کا جنازہ پڑھا جائے گا اور اگر جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(دعوت اسلامی)
دار الافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-13525 تاریخ:24-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا ڈیڑھ مہینے کے بچے کا نمازِ جنازہ ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے اور بغیر جنازہ پڑھے ہی اُس بچے کو دفنا دیا گیا ہو، تو اب اس کا کیا کفارہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مسلمان میت کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی کسی ایک نے بھی پڑھ لی، تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ جنہیں خبر پہنچی اُن میں سے کسی ایک نے بھی نمازِ جنازہ نہ پڑھی، تو وہ سب لوگ گنہگار ہوں گے، یہاں میّت سے مراد وہ مسلمان ہے جو زندہ پیدا ہوا، پھر اُس کا انتقال ہوا ہو۔

پوچھی گئی صورت میں ڈیڑھ ماہ کے بچے کا نمازِ جنازہ ادا کرنا بلاشبہ فرضِ کفایہ تھا، اس فرض کو چھوڑنے کے سبب وہ سب لوگ گنہگار ہوئے جس جس کو خبر پہنچی تھی اور پھر بھی جنازہ نہ پڑھا، کیونکہ دار الاسلام میں شرعی مسائل سے لاعلم ہونا کوئی شرعی عذر نہیں، لہذا سب پر لازم ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس گناہ سے صدقِ دل سے توبہ کریں اور فی الفور کفن دفن سے متعلقہ ضروری مسائل سیکھیں، تاکہ آئندہ ایسی کسی شرعی غلطی سے محفوظ رہیں۔ **البتہ اب حکمِ شرع یہ ہے کہ**

ابھی اگر اتنے دن نہ گزرے ہوں کہ جس میں میت کے پھٹ جانے کا غالب گمان ہو، تو اس بچے کی قبر پر ہی نمازِ جنازہ ادا کر لی جائے۔

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔ جیسا کہ مسبوط سرخسی، فتاویٰ تاتارخانیہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے:"والنظم للاول" والصلاة علی الجنازة فرض علی الکفایة تسقط باداء الواحد "یعنی مسلمان میت پر نمازِ جنازہ ادا کرنا فرضِ کفایہ ہے، کسی ایک کے ادا کرنے سے بھی یہ فرض ذمے سے ساقط ہو جائے گا۔ **(المبسوط، کتاب الصلاۃ، ج02، ص126، دار المعرفہ، بیروت)**

ہر اس مسلمان کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی جو پیدا ہونے کے بعد فوت ہوا ہو۔ جیسا کہ بدائع الصنائع، فتاوٰی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے:" والنظم للاول " وأما بيان من يصلى عليه **فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان، أو كبيرا**، ذكرا كان، أو أنثى، حرا كان، أو عبدا إلا البغاة وقطاع الطريق، ومن بمثل حالهم "ترجمہ:"**اس بات کا بیان کہ کن افراد کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی، تو ہر اُس مسلمان کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی جو پیدا ہونے کے بعد فوت ہوا ہو،** خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، سوائے باغی، ڈاکو اور انہی کی مثل چند افراد (کہ ان لوگوں کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی)۔"

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الصلاۃ، ج01، ص311، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے:" نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی، تو سب برئ الذمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی، گنہگار ہوا۔۔۔ نماز جنازہ میں میّت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں۔ (ا) میّت کا مسلمان ہونا۔ میّت سے مراد وہ ہے، جو زندہ پیدا ہوا، پھر مر گیا۔" **(ملتقطاً، بہارِ شریعت، ج02، ص826-825، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دینے کے بارے میں مراقی الفلاح، ردالمحتار وغیرہ کتبِ فقہیہ میں

مذکور ہے: ”و النظم للاول“ وان دفن واهيل عليه التراب بلا صلاۃ۔۔۔ صلی علی قبره وان لم يغسل لسقوط شرط طهارته لحرمة نبشه۔۔۔مالم يتفسخ والمعتبرفيه اكبرالرای علی الصحيح لا ختلافه باختلاف الزمان والمكان والانسان “ترجمہ: اگر بغیر نماز پڑھے میت کو دفن کر دیا گیا اور اس پر مٹی ڈال دی گئی، تو جب تک میت کا جسم پھٹا نہ ہو، اس کی قبر پر ہی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، اگرچہ اسے غسل نہ دیا گیا ہو، کیونکہ اس کی قبر کھولنا حرام ہے، اس لیے طہارت کی شرط بھی ساقط ہو جائے گی۔ جسم پھٹنے میں صحیح قول کے مطابق غالب رائے کا اعتبار کیا جائے گا کہ یہ معاملہ موسم، جگہ اور انسان کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاتا ہے۔

(ملتقطا من مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، ص591، مطبوعہ بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”میّت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی، تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میّت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر، تر یا شور زمین میں جلد، خشک اور غیر شور میں بدیر، فربہ جسم جلد، لاغر دیر میں۔“

(بہارِ شریعت، ج01، ص840، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــه

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

19 ربیع الاول 1446ھ/24 ستمبر 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے